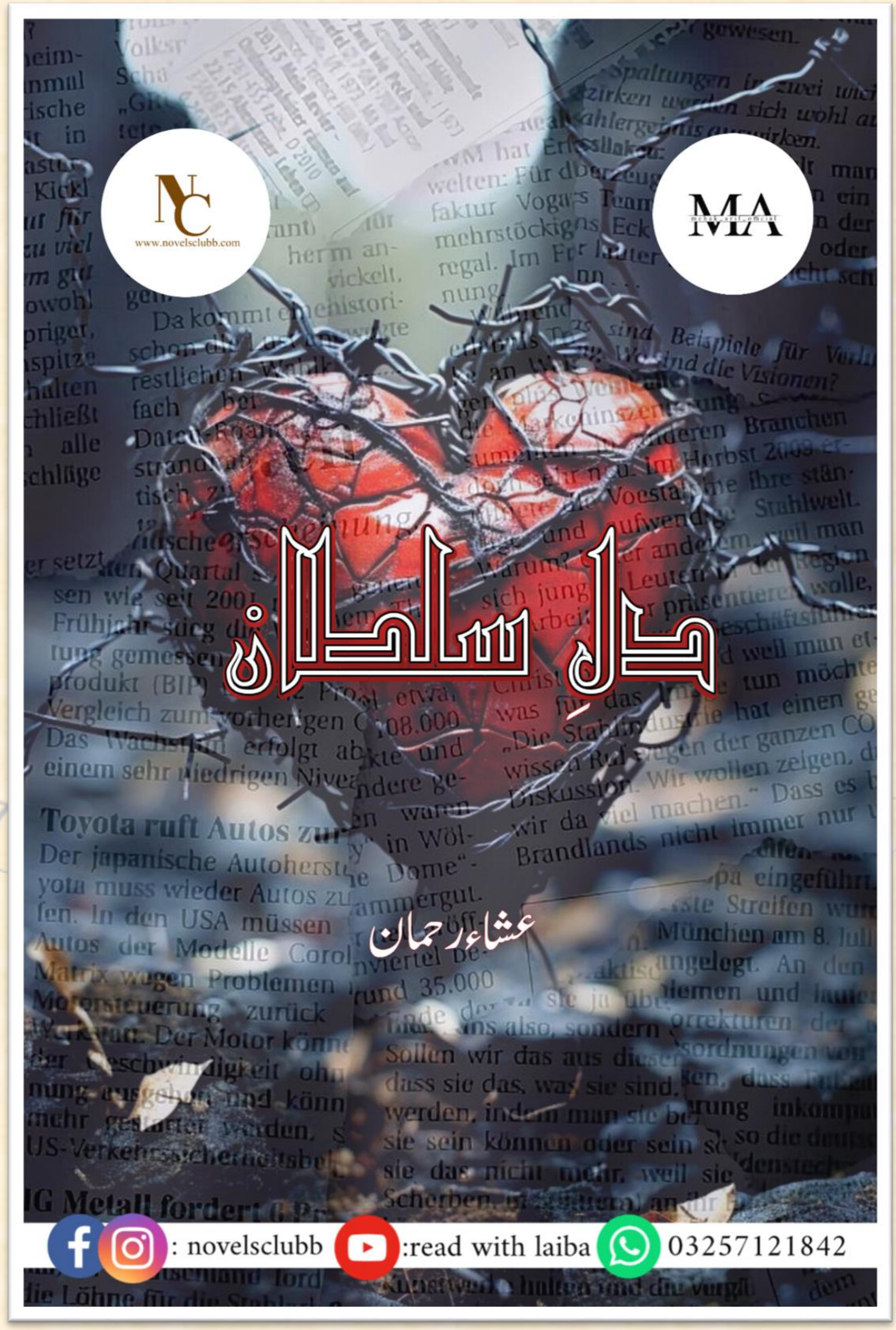

www.novelsclubb.com
MA
دلِ سلطان
عشاء رحمان
: novelsclubb
:read with laiba
03257121842

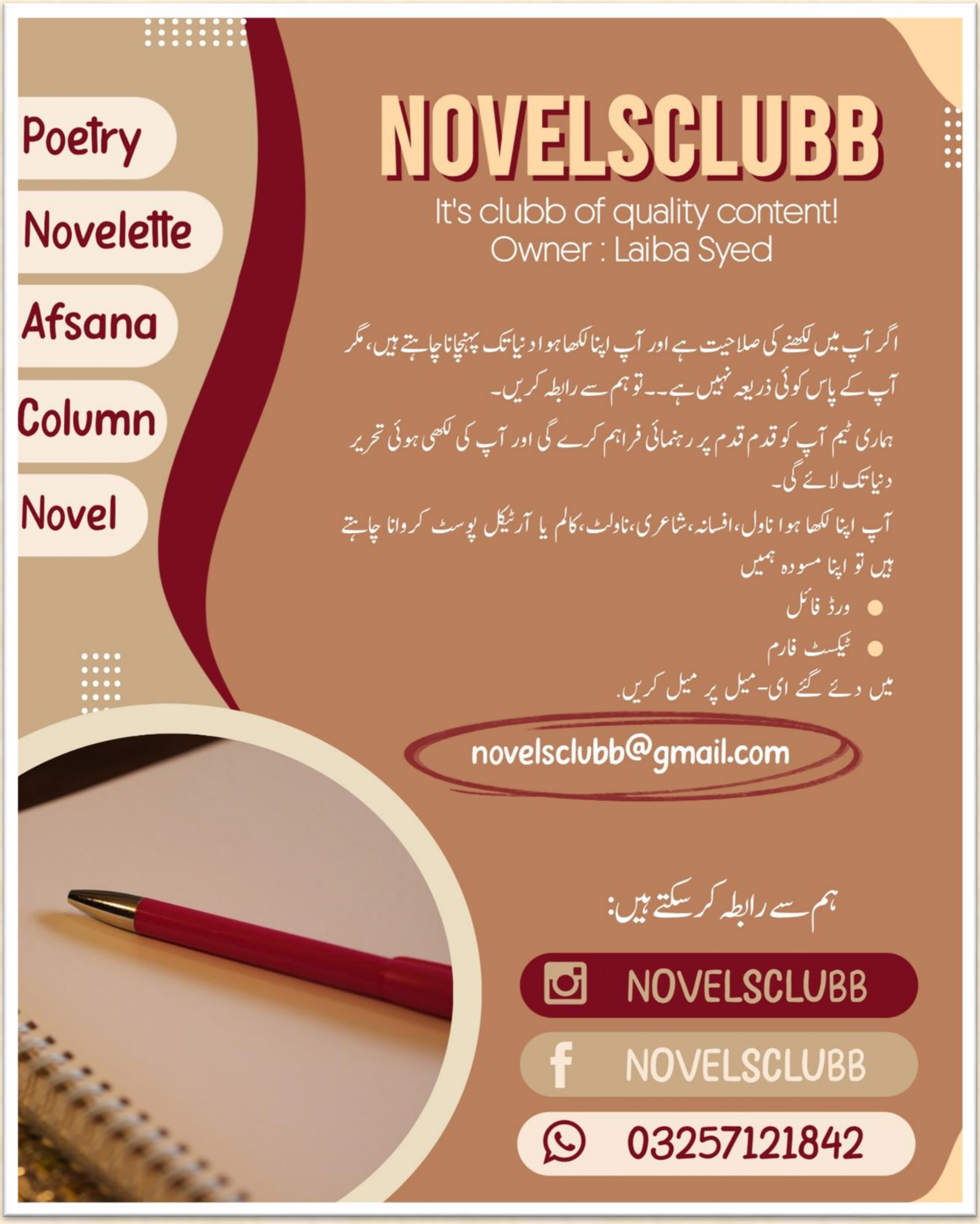
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

دلِ سلطان

از قلم

عشاء رحمان

Clubb of Quality Content

ناول "دلِ سلطان" کے تمام جملہ حق لکھاری "عشاء رحمان" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے

توجہ فرمائیں:

اللہ رب عزت نے اس دنیا میں ہر انسان کو کسی نہ کسی مقصد کے لیے پیدا کیا ہے. ہر انسان کی زندگی میں اک ایسا موڑ اتا ہے جب وہ ہر طرف سے مایوس ہو کر یہ سوچتا ہے کے اس کا اس دنیا میں انے کا کیا مقصد ہے؟

کون ہے جسے اس کی ضروت ہے؟

اسے آخر کیوں پیدا کیا گیا ہے؟

لیکن اللہ رب عزت نے ہر مشکل کے ساتھ آسانی اور ہر مشل کا حل رکھا ہے. وہ جانتا ہے کے کس کا کیا مقصد ہے...

جیو....... یہ سوچ کر نہیکے تمہارا اس دنیا میں انے کا کیا مقصد ہے بلکے یہ سوچ کے تم خوش نصیب ہو کے تمہیں یہ زندگی ملی ہے.

اپنے دل میں نفرتیں نہ پیدا کرو کیوں کے جہاں نفرت ہوتی ہے وہاں محبت کبھی بھی گھر نہی کر سکتی....

انتباہ:

یہ کہانی ایک بن مقصد جینے والی ایک یتیم لڑکی،...اور ایک دیئے گیے مقصد کی خاطر جینے والے لڑکے کی ہے. ان دونوں کے رستے اور سوچ اک دسرے سے بلکل الگ ہے............پر "عشق "وہ کہتے ہیں نہ عشق ایک ایسے جام کا نام جسسے اک بار اگر پی لیا جائے تو زندگی بھر اس کا نشہ نہی اترتا....ایسا ہی عشق یہاں پر بھی ہوا...

عشق کی ایک اور داستان...

ایک تڑپ...

ایک جنون.....

کمرے میں گہرے اندھیرے کا راج تھا. ہر طرف ٹوٹی بکھری چیزیں وہاں پر بسنے والی انسان کا احوال بیان کر رہیں تھی...وہ اپنی قسمت پر ماتم مناتے ہوی اک کونے میں پڑی تھی. آنکھیں بلکل خشک اور چہرے پر کسی بھی قسم کا کوئی تاثر نہی تھا..بیتی یادوں کو سوچ سوچ کر وہ اپنی قسمت پر ماتم مناتی ہوئی اک نوجوان ور خوبصوت لڑکی تھی. گہرے بھورے

بال جو کمر سے نیچے تک ارہے تھے.. بڑی بڑی خوبصورت آنکھیں جن پر گھنی پلکوں کا بسیرا تھا، بہت زیادہ رونے کی وجہ سے آنکھوں ک گرد سیاہ ھلکے پرے ہوے تھے. ایک وحشت.... ایک ٹوٹا وجود لیے وہ جو کئی گھنٹو سے ساکت پڑی ہوئی تھی فون کی گھنٹی کی آواز سے چونک گئی.....

ہیلو.... صنم... ہیلو... تم سن رہی ہو نہ؟

ہیلو... صنم پلیز کوئی تو جواب دو... تم کیوں اپنے ساتھ ایسا کر رہی ہو فون کے دوسری طرف سے مسلسل آواز ارہی تھی جبکے وہ بنا کچھ بولے ایک سکتے کی حالت میں بس سن رہی تھی.. صنم...،،،،،،،،،،،،،،،،،،،:اور لائن کٹ چکی تھی.....

آج بہت دنوں بعد موسم نے اپنے پر پھیلائے تھے.. اور ترکی کی سڑکوں پر آج معمول سے زیادہ چہل پہل تھی.. ہر طرف خوشیاں اور سکوں تھا ایسی ہی اک گلی میں سوگ کا سا سماں تھا... کسی کی ٹوٹ کر بکھر جانے کی داستان تھی...

صنم.. میں نے تمہیں کتنی دفع فون کیا پر تم نے کوئی جواب نہی دیا.. پلیز ایسا مت کرو...

زندگی صرف اک شخص پر ختم تو نہیں ہوتی نہ تو کیوں اپنے ساتھ زیادتی کر رہی ہو؟؟؟

شفا...جو جانے کب سے اسسے سمجھانے میں لگی تھی

میں اپنے ساتھ زیادتی نہیں کر رہی..

بلکے خود کو یہ یقین دلانے کی کوشش کر رہی ہوں ک اک شخص میری ذات کا تماشا بنا کے میری محبت کو پیروں تلے روندھ ک چلا گیا اور میں کچھ نہ کر سکی بس اپنی ذات کا تماشا بنتے دیکھ ہی سکی....

مجھ سے یہ برداشت نہیں ہو رہا شفا میں کیا کروں بتاؤ میں کہاں جاؤں؟؟؟؟

ایک خشک چہرہ لیے وہ بکھری ہوئی بس لب ہلاتی ہوئی جواب دی رہی تھی...

بس کرو صنم جو ہونا تھا وہ ہو چکا اب ہم اسے بدل نہیں سکتے.........شفا جو اسے سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی....

محبت جب دھوکہ دیتی ہے تو سب کچھ چھین لیتی ہے.....

کچھ دیر کی خاموشی کی بعد شفا نے بہت ہمت کر کے کھا... صنم..اب اگے کیا کرنا ہے؟ میرا مطلب ہے کے اس بچے کا اب کیا کرنا ہے؟ابارشن کرواؤ گی کیا؟؟

مجھے نہی پتا...ابھی تم چلی جاؤ مجھے اکیلا رہنا ہے پلیز شفا..

صنم نے بہت سنجیدگی سے کھا تو شفا وہاں سے چلی گئی،،،،

وہ جانتی تھی کے اب اس سے سر کھپانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا..

اس بچے کو میرے پاس لے کر آؤ..اک انتیھائی پر زور آواز گونجی..5 سال کا اک معصوم جو ایک دیوار سے لگ کر یہ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کے اسے کہاں پر لایا گیا ہے؟ڈرتا سہمتا وہ معصوم جب رحیم شاہ کے قریب آیا تو رحیم شاہ نے پوچھا..

بھوک لگی ہے؟ کیا کھاؤ گے؟

انکل میرے ماں باپ کہاں ہیں؟؟

وہ مر گے ہیں.....

رحیم شاہ نے انتیھائی ظالمانہ انداز میں کہا..

انکل میں نے دیکھا تھا انھے مار دیا میں نے دیکھا تھا بہت سارا خون.... وہ ڈرتا سہمتا روتا ہوا بتا رہا تھا جبکے رحیم شاہ اسسے کسی اور ہی رخ سے دیکھ رہا تھا...

اچانک اک زوردار آواز گونجی... عیسیٰ..

اسے لے جاؤ اور کھانا کھلا کر میرے کمرے میں چھوڑ دو....

جی حکم.. کہتا ہوا وہ اس کی انگلی پکڑ کر اپنے ساتھ لے گیا.

محب... کچھ پتا چلا؟؟ نہیں حکم.. میں نے اور میرے آدمیوں نے ہر ٹرین سٹیشن پر اور ہر ایئرپورٹ پر چیک کر لیا ہے پر اس کا کچھ پتا نہیں چل سکا ابھی تک....

مجھے وہ ہر حال میں چاہئے رحیم شاہ غصّے سے دھاڑا....

جبکے پاسس کھڑے محب کی جان پے بن ای....اگر وونہ ملا تو حکم ہے زندہ گاڑھ دیں گے.ڈھونڈو ہر قیمت پر..

داوود میرا بچپن کا دوست ور میرا ساتھی تھا اس نے چھین لیا..وو اگر آسمان میں بھی جا کر چپ جائے میں اسسے ووہاں بھی ڈھونڈ لوں گا چھوڑو گا نہیں..شاہ غضب کے عالم میں بول رہا تھا...

وہ کیا سوچتا ہے رحیم شاہ سے دشمنی مول لے کر زندہ بچ پائے گا؟...

دھان رکھنا محب....

اس بچے کو کوئی تکلیف نہ ہو یھاں...

اب وہ میری زمیداری ہے...

رحیم شاہ ایک سرد لہجے میں کہتا ہوا...وہاں سے چلا گیا..

Clubb of Quality Content

اگلے دن جب رحیم شاہ نے بچے کو اپنے پاس بلایا تو اس کی آنکھوں میں کچھ ور ہے دیکھا.

انکل...

میں چھوڑوں گا انہیں جنہوں نے میری ماں ور میرے بابا کا قتل کیا ہے میں مار ڈالوں گا انہیں..

معصوم بچا جو رات ڈرا اور سہما ہوا تھا آج سینہ تان کھڑا تھا اپنے ماں بابا کا بدلہ لینے کے لیے

..

شاباش...

میں یہی سننا چتا تھا تم سے..

رحیم شاہ نے مسکراتے ہوے اس کی جانب دیکھا

آج سے تمہارا نام "سلطان" ہے..

سلطان سنا تم نے...

تم شیر ....ہو میرے شیر وراب شیر بن کے دکھاؤ...

اپنے بابا کی ترھا بننا ہو گا تمہیں....

عیسیٰ..رحیم شاہ نے مضبوط آواز میں پکارا..

جی حکم..

عیسیٰ اسسے لے جاؤ اور ایسا بناؤ کے ::::::::دشمن اسس کے نام سے تھر تھر کامپ جائے

..

اس کا غضب زمین سے لے کر آسمان تک ہو ایسا بناؤ اسسے..

جو حکم .کہ کر عیسیٰ اسسے اپنے ساتھ لے گیا..

شاہ جو ک ترکی کی انڈر ورلڈ کی دنیا کا بادشاہ تھا.. جیسس ک نام سے ہر بچہ اور ہر بڑا واقف تھا جس کے نام سے ہر کوئی ڈرتا تھا جو کے اپنے غضب ور بے رحمی سے جانا جاتا تھا.ایک ظالم مسیحا.....رحیم شاہ کے ہاں دھوکہ دینے والوں ک للئے کوئی معافی نہیں یہ ہر کوئی جانتا تھا..

اب مان بھی جاؤ نہ ہنہ.. پلیز.. دیکھو اگر تم مجھ سے بات نہیں کرو گی تو میں کس سے کروں گی یہاں میرا تمہارے علاوہ کون ہے پلیز مان جو نہ اب..

وہ کب سے اس روٹھی ہوئی چھوٹی سی پیاری سی گڑیا جیسی بچی کو منا رہی تھی.

تم میرے لئے کاٹن کینڈی کیوں نہیں لائی میں بات نہیں کروں گی..

اک معصوم سی آواز نے اس کے دل میں گھر کر لیا..

دیکھو میں لائی تھی پر وہ نہ راستے میں اک تمہارے جیسی بچی رو رہی تھی میں نے اسے چپ کروانے کے لئے وہ اسے دے دی..

بتاؤ کیا میں نے ٹھیک نہیں کیا.. وہ معصوم آواز میں بولی..

ہمم.... ٹھیک کیا یہ کہتے ہی ہنہ اس کے گلے سے لگ گئی.

ارے "عشاء" تم یہاں بیٹھی ہو.. اور میں تمہیں ہر جگہ ڈھونڈ رہی ہوں. اک ادھیڑ عمر کی خاتون نے انتیھائی نرم لہجے میں اس کا نام پکارا. جی شفا انٹی میں ہنہ سے باتیں کر رہی تھی ... میرے کمرے میں او مجھے تم سے بات کرنی ہے.... یہ کھ کر شفا وہاں سے چلی گئی.

یہ منظر ترکی کے "اور فن کیئر ہوم فار گرلز" کا تھا.

"عشاء" جو یھاں پچھلے 19 سالوں سے رہ رہی تھی...

شفا انٹی کے اس ترھا بلانے پے ایک دم کسی خدشے کا اندیشہ ہوا..... کیا اب میں یھاں....... یہ سوچتی ہوئی خیالوں میں الجھی وہ شفا انٹی ک کمرے میں ای..

جی انٹی اپ نے بلایا؟ کمرے کے دروازے سے تھوڑا جھک کر اس نے پکارا...... عشا کل تم بازار جانا میں نے یہ سامان کی لسٹ بنائی ہے اسسے لے آنا...

وہ لسٹ پکڑتی ہوئی اثبات میں سر ہلاتی خدا کا شکر کرتی وہاں سے نکل ای..

شکر ہے میں تو کچھ ور ہی سمجھ رہی تھی پر بچ گئی اس بار تو...

یہ کہتی ہوی وہ اپنے اور ہنہ کے روم میں ای جو ک مشترکہ روم تھا جہاں جو پچھلے 19 سال سے رہ رہی تھی... پر اسسے نہیں پتا تھا کے یہ دن یھاں پر اس کا شاید آخری دن ہو....

اک چھوٹا سا روم جس میں دو بیڈ تھے ور اک اسٹڈی ٹیبل اک چیئر اسس کے علاوہ کمرے میں اک الماری تھی جیسس میں کچھ ضرورت کا سامان تھا یہ روم ہی اس کا کل اثاثہ تھا جس میں وو اپنی سب سی پیاری ور اکلوتی چوٹی سی بچی ک ساتھ رہتی تھی جو کے اسی کی ترھا یتیم تھی.

کچھ دربعد جب ہنہ روم میں ای تو وو اسٹڈی ٹیبل کے قریب بیٹھی لسٹ کو پڑھ رہی تھی..

لمبے گھنے بھورے بال جو کمر سے نیچے تک ارہے تھے بڑی بڑی خوبصورت آنکھیں جن پر گھنی پلکوں کا بسیرا تھا صاف نکھری رنگت جو ک کسسی گلاب کے کھلنے کا اندیشہ دی رہی تھی.......اس کی خوبصورتی دیکھ کے اکثر شفا سوچتی تھی کے ایسی خوبصورت بچی کے نصیب میں 19 سال تک کوئی بھی نہی آیا نہ کوئی فیملی ورنہ ہی کوئی خوشی اسسے اس پری پر ترس اتا تھا جس کے ماں باپ اسسے پیدا ہوتے ا چھوڑ کے چلے گے تھے اس بد نصیب کی زندگی میں سوائے اکیلے پن کے اوور کچھ نہیں تھا..

ااسے ایسے بیٹھے دیکھ کے ہنہ نے اکر پیچھے سے اسسے گلے لگا لیا..

یھاں بیٹھی ہو میں ڈھونڈ رہی تھی تمہیں..

اس معصوم بچی پر عشا کو بہت پیار اتا تھا اس کی معصومیت ور باتوں نے اس کا دل لگا رکھا تھا..

ہاں گڑیا.. میں یہ سامان کی لسٹ دیکھ رہی تھی.

تو تم پھر سے بزار جا رہی ہو نہ...

تو اس دفع میرے للئے کاٹن کینڈی لاؤ گی نہ؟؟ اس کے اس ترھا پوچھنے پر وو منانہ کر سکی..

ہاں میں ضرور لے کے آؤں گی اب تم جاؤ اور سو جاؤ..

اوکے..

کہتی ہوئی پیاری سی ہنہ اپنے بیڈ پر لیٹ گئی...

جب کے عشا سوچنے لگی کے اب کاٹن کینڈی کے پیسے میں کہاں سے لوں..

Clubb of Quality Content

یہ سوچتے ہی اس نے اپنا لیپ ٹاپ کھولا ور اپنا آن لائن تھوڑا بہت چلنے والے کام کو دیکھا جہاں ابی تک کوئی رسپونس نہیں آیا تھا.. وہ آن لائن آرٹیکل لکھنے کا کم کرتی تھی جس سے اسے اس کے خرچ کے لئے پیشے مل جتھے تھے.

ویسے تو یہ رول تھا ک

کے 16 کی ہونے کے بعد ہر لڑکی کو اپنے اپ کو خود سمبھالنا پرتا تھا پر عشا شفا کے لئے بہت اہمیت رکھتی تھی اسی لئے 19 کی ہونے کے بعد بھی وہ وہاں تھی.....

ترکی کی گلیوں میں شام کا وقت تھا ہر طرف لوگ اپنی اپنی ضروت کے لئے پھر رہے تھے ہر طرف روشنوں کا بسیرا تھا وے چہل پہل بہت زیادہ تھی..

اک لمبا چوڑا شخص جو اپنے اپ کو ایک بلیک ہڈ ور لونگ کالے رنگ کے کوٹ میں کوور کئے ہوے تھا ہاتھوں پر کالے رنگ کے دستانے اس بات کا ثبوت دے رہے تھے کے یہ شخص یہاں کسسی کی جان لینے آیا تھا.....

وہ چلتا ہوا ایک تاریک گلی میں آیا جہاں پر اندھیرا تھا جب اچانک اسے اپنے کندھے پر کسسی کا ہاتھ محسوس ہوا.. مور کے دیکھنے پر ایک نوجوان لڑکی کھڑی تھی.....بہت بیہودہ لباس زیب تن کئے ہوے تھی.....

کہاں جارہے ہو..ہنڈسوم....... تھوڑی دیر رک جاؤنہ میرے پاسس.....اک نشے میں مدہوش آواز نے اس ک غصّے میں تیل ڈالنے کا کام کیا......وہ جسسے لڑکیوں سے نفرت تھی جنہیں دیکھتے ہی اس کا خون کھول اٹھتا تھا

اسی بیہودہ آواز کو سننے ک بعد اک پل بی روکنے کے بجانے گلے سے پکڑ کر اس لڑکی کو ہوا میں اٹھالیا.. جسے جسے اس کے ہاتھو کی گرفت سخت ہو رہی تھی اس لڑکی کی آواز مدھم ہو رہی تھی..

م....جھے.......چو....ڈ...دو...پلز........

گلے سے رندھی ہوئی آواز وولڑکی بمشکل نکل پارہی تھی

خدا......ک.....لئے...چھوڑدو.....اس کی یہ آواز سن ک جسے اس شخص کو سکوں مل رہا تھا..

Clubb of Quality Content

چلاؤاور زور سے چلاؤ.....

اک شیطانی مسکراہٹ اسکے لبوں پر تھی..

یہاں کوئی نہیں جو تمہیں "سلطان" سے بچا سکے... چلاؤ........

وہ غصّے اور غضب میں بول رہا تھا جب کے اس کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں....

چھوڑ........دو.....

بمشکل نکلتی ہوئی آواز آہستہ آہستہ مدھم ہونے لگی..اور مدھم ہوتے ہوتے اک دم ختم ہو گئی.......

ایک جھٹکے سے اس لڑکی کے مردہ وجود کو دور پھینکتے ہوئے...وہ قریب آیا..اور اپنے کوٹ کی جیب سے ایک خوبصورت پر خطرناک خنجر نکل کر پہلے گلے پر اور پھر ہاتھو کی نسوں پر بے دردی سے مارنے لگا..

خون ہر طرف پھیل چکا تھا یہاں تک کے اس کے ہاتھ بھی رنگ چکے تھے...

پر وہ تھا کے وار کرنے سے روک نہیں رہا تھا...

جب اسے یقین ہو گیا کہ وہ لڑکی مر چکی ہے....

تو اس کی زبان سے اپنا خنجر صاف کرتے ہوئے وہاں سے چلا گیا......

اس تنگ گلی سے نکلتے ہوئے اسے اپنا اصلی شکار نظر آگیا...

ہر طرف اندھیرا تھا جب وہ بنا آواز کی سامنے کھڑے دو آدمیوں کے قریب آیا..

اندھیرا ہونے کی وجہ سے وہ آدمی اسے پہچان نہ سکے... وہ اپنی ہی باتوں میں مصروف شراب کے گھونٹ پہ گھونٹ پی رہے تھے...

جب اچانک وہی خنجر نکل جب اک آدمی کے گلے پر لگا تو دوسرے کو فوراً پتا چلنے کی وجہ سے وہ بھاگنے کے لئے کوشش کرنے لگا..

پر افسوس ان دونوں نے بھاگنے میں بہت دیر کر دی تھی..

سلطان سے بچنا کسی کے بس میں نہیں......اس کی دی جانے والی بے رحم موتیں کسی جہنم کی یاد دلاتی تھیں....

او سلطان.... میرے شیر.. رحیم شاہ نے پر زور آواز میں اسسے پکارا...جی آغا جان...

وہ قریب اکر سر جکانے لگا..

رحیم شاہ نے خوش ہو کر اسسے اپنے گلے سے للگا لیا..

آغا جان..ان میں سے اک آدمی کو لایا ہوں.وہ سب بتائے گا..

اس کا باپ بی بتائے گا....رحیم شاہ نے مسکراتے ہوے کھا..جاؤ اور جا کے فرش ہو جاؤ

..اس کے کندھے کو تھپکی دی کر رحیم شاہ وہاں سسے چلا گیا..

اپنے کمرے میں اکر وو شاور لینے لگا ور اپنے اپر سے خون کے دھبے صاف کرنے لگا..

روز کی روٹین ہونے کی وجھ سے اب اسسے خون سے کوئی چڑ نہی ہوتی تھی...بلکے

ظالموں کا خون اسسے ایک سکوں کا احساس دلاتا تھا

آج معمول کے مکابلے میں بہت کم رش تھا وہ اپنی لسٹ کے متابِک سامان لے کر بھیڑ میں چلتے ہوے واپس ارہی تھی....

جب گلی کا مور مرتے ہی وہ اک مضبوط شخص سے ٹکرا گئی. ور سب چیزیں زمین پر بکھر گیں..

دھھھ...

کیا آپ کو نظر نہیں اتا؟؟ کیا سڑک پر کوئی ایسے چلتا ہے؟

وہ غصّے سے بول رہی تھی جب کے وہ کالے رنگ کے اسی کوٹ میں ملبوس آنکھوں میں غصّہ ور دہشت لیے وہ عشا کو دیکھ رہا تھا..

اک دم سے اگے بڑھ کر اس نے عشا کا گلا پکڑنا چاہا...اس کے ایسا کرنے سے پہلے ہی وہ غصّے میں بول پڑی....

کھڑے کھڑے میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو؟؟؟

اٹھاؤ سب چیزیں کیا اتنی بھی تمیز نہیں کے کسسسی لڑکی کی گرائی ہوئی چیزیں اسے اٹھا کر دینی چاہیئے ؟؟؟

اتنا کہہ کر عشا نے اس کا بازو پکڑ کر نیچے بیٹھا دیا....

وہ غصّے سے اسسے دیکھ رہا تھا پر سامنے والی لڑکی نے اک دفع بھی اس کی آنکھوں میں نہی دیکھا...

وہ چپ چاپ اس کی گری ہوئی چیزیں اٹھا کے اک تھیلے میں ڈال رہا تھا...

پتا نہیں کہاں کہاں سے آجاتے ہیں منہ اٹھا کے اور سڑک پر تو بلکل اندھے ہو کر چلتے ہیں..

وہ زیر لب بر بڑا رہی تھی.....اپنی چیزیں اٹھانے کے بعد وہ اٹھی اور اس کے ہاتھ سے چیزیں لیتی ہوئی اپنی پونی تیل کو گھما کر پیچھے کرتی اک سائیڈ سے نکل گئی....

اور وہ جو حیرانی کے عالم میں کھڑا اسسے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا..

اک دم سے اپنی سرخ آنکھیں لئے اس کے پیچھے پیچھے قدم بڑھنے لگا...

Clubb of Quality Content!

آخر سلطان سے پنگا لینے کے بعد وہ کیسے بچ سکتی تھی....

وہ جو اپنی دنیا میں مست ہو کر اپنے پونی ٹیل میں بندھے لمبے بالوں کو گھومتی ہوئی اپنی چیزیں سمبھلتی ہوئی جا رہی تھی اچانک اس کی نظروں سے گائب ہو گئ..

ایک گلی سے دوسری گلی میں ڈھونڈنے کے بعد وہ اسسے اک بڈھے آدمی کے پاس کھڑی نظر ای..

تھوڑا قریب جنے پر آواز سنائی دینے لگی...

انکل...اگر اپ کو سردی لگ رہی ہے تو میری یہ شال لے لیں..میرے پاس اس کے علاوہ دینے کے لئے ور کچھ بھی نہیں ہے...

وو اک سردی سے کمپتے ہوے ایک بوڑھے آدمی کو اپنی شال دے رہی تھی... جیتی رہو بچی اللہ پاک تمہیں بہت سری خوشیاں دے..بڈھے آدمی نے تہے دل سے اس کا شکریہ ادا کیا....

کوئی بات نہی انکل..کہ کر وہ اگے بڑھ گئ

اس کا پیچھا کرتے کرتے اچانک قریب انے پر اس نے اپنے کوٹ کی جیب سے وو خوبصورت خنجر نکالا ور اپنے قدم تیز کر لیے.....

اتنے میں ایک گھر ک پاس اکر وہ زن سے گھر کے اندر چلی گئی..

شاید اس کی خوش نصیبی تھی جو آج وو سلطان سے پنگا لینے ک بعد بچ نکلی تھی..

گھر میں داخل ہوتے ہی اس کی نظر ہنہ پر پری جو کے اسی کا انتظار کر رہی تھی..

اگئی تم کتنی در لگادی.... میری کینڈی لائی ہو؟؟ اتنے سوال اک ساتھ معصوم آواز میں سنتے ہی عشا اک دم مسکرا دی....

آرے بابا ہاں ہاں لائی ہوں نہ..

وو بس وو تھوڑی سی دیر ہو گئی.. سوری..

کوئی بات نہیں یہ کہتے ہی ہنہ نے اس ک ہاتھ سے کاٹن کنڈے لی ور عشا کی گال پر اک پیاری سی مہر ثبت کرتے ہوے مسکرانے لگی....

دروازے پر ہلکی سی دستک سے شفا نے اسسے اندر انے کو کھا.. ہاں لے ای سب؟؟

شفا نے مسکراتے ہوئے پوچھا..جی انٹی میں سب لے ائی ہوں....

کہتی ہوئی وہ چیزیں تبل پر رکھنے لگی..

عشا..یہاں بیٹھو میرے پاس مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے....

جی کہیں انٹی..وو کرسی گھسیٹ کر پاسس بیٹھ گئ

عشا...تم جانتی ہو نہ کے اب تم زیادہ دن یہاں نہی رہ سکتی...

مجھے بہت افسوس ہے بیٹا کے میں تمہارے للئے اک اچھی فیملی نہیں ڈھونڈ سکی..

شفا انٹی کی آواز میں دکھ اور ندامت تھی....جسسے عشا نے اک چٹکی میں دور کیا..

نہیں انٹی اس میں اپ کی تو کوئی گلتی نہیں ہے نہ...

میرے نصیب میں کوئی فیملی لکھی ہی نہیں تھی

اس میں اپ کی کوئی گلتی نہیں ہ...اور میں خوش ہوں اپنی لائف سے ان بے کار کی

امیدوں سے پیچھا تو چھوٹ گیا..

میں سمجھ سکتی ہوں... بیٹا میرے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں کے میں تمہیں کسسی اچھی جگہ یا گھر میں بھیج سکوں.. شفا نے نم آنکھوں سے کہا تو عشا نے انتیہائی سمجداری سے جواب دیا.. انٹی اسس کی کوئی ضرورت نہیں ہے.... میں اب اس قابل تو ہو گئی ہوں ک خود کا خیال خود رخ سکتی ہوں.. میں نے پہلے ہی ایک جگہ انتظام کر لیا ہے.. اپ میری فکر نہ کریں اپ بس ان دو بچوں کو انے کا کہ دیں..

میں دو دن میں یہاں سے چلی جاؤں گی.... یہ کہتے ہی عشا کی انکھو میں آنسو کی برست ا گئی جسسے وہ شفا انٹی سے چھپاتی ہوئی اپنے چہرے پر بنا کسی تاثر کے وہاں سے جانے لگی..

تو شفا نے روک کر پوچھا...

کہاں جاؤ گی؟

انٹی وہ میری ایک دوست ہے.. وہ ہمیشہ مجھ سے کہتی ہے کے میرے پاسس اجاؤ... تو میں نے اس سے بات کی ہے اپ فکر نہ کریں میں وہاں چلی جاؤں گی...

ایک جھوٹ جو بس اسسے اس موکا پر بول دینا ہی ٹھیک لگا..

کون دوست...؟؟؟

Clubb of Quality Content

تم نے کبھی بتایا نہیں...

شفا انٹی اب بات کی تصدیق پر پہنچ ای تھیں...

ایک دوست ہے انٹی وہ اپ اسسے نہیں جانتی...

کوئی ہوتی تو بتاتی کون تھی.....

پر اس وقت عشا کے لئے بس وو دو چوٹی معصوم بچیاں زیادہ اہمیت رکھتی تھیں جو کے بے گھر تھی.. ور اسس کے روم میں ان دو کا زیادہ حق تھا.....

تو اس وقت جو جھوٹ بھی اس کے ذہن میں آیا وہ بولتی چلی گئی...

اپ فکر نہ کریں انٹی میں دو دن تک چلی جاؤں گی...

ٹھیک ہے پر تم جہاں بھی رہو مجھ سے رابطے میں رہنا... سمجھ گئی نہ...

شفا کو عشا کی ہمیشہ سے ہی بہت فکر رہتی تھی... یہ بات عشا بھی اچھی تراجانتی تھی...

جی انٹی.. کیہ کر وہ کمرے سے باہر اگئی....

... بلکل اپنی ماں پر گئی ہے.. شفا انٹی نے اسسے جاتے ہوے دیکھ کر کہا

باہر جہاں کالی و راندھیری رات کا پہرا تھا وہاں اک کھڑکی سے لگے ہوے شخص نے سن کر اک شیطانی سی مسکراہٹ اپنے چہرے پر سجالی..

میرے لیے تو اسانی ہو گئی یہ کہتا ہوا وو وہاں سے چلا گیا... وہ نہ جانے کب سے وہاں کھڑا ان کی باتیں سن رہا تھا....

رات کا نجانے کون سا پہر تھا جب وہ اپنے بستر پر لیٹی خالی آنکھوں سے بس یہ سوچنے میں لگی تھی کے اب وہ کیا کرے گی؟

میں اب کہاں جاؤں گی؟

میرے پاس تو رہنے کو لیے کوئی گھر نہ کوئی جگہ ہے یہاں کے علاوہ.. میرا تو کوئی دوست بھی نہیں ہے ورنہ ہی کوئی جاننے والا اب میں کہاں جاؤں گی؟؟ انٹی سسے تو جھوٹ بول دیا پر اب اگے؟؟؟؟؟

سوچوں میں الجھتی ہوئی وہ بستر پر کروٹ لے گئی....

سلطان کے لیے آج کی رات بہت مشکل تھی. آج پہلی بار کوئی لڑکی اس کے منہ پر اسسے بتمیز کہ کر آسانی سسے چلی گئی ور وو بس دیکھتا ہی رہ گیا یہ بات سوچ سوچ کر اس کا دماگ ہول رہا تھا...

مار ڈالوں گا..

نہیں چھوڑو گا..... آخر بتمیز جو ہوں.. یہ کہتے ہی سلطان کی آنکھوں میں سرخی نمایاں ہونے لگی..

احمد جہانگیر غصّے سسے دھاڑ رہا تھا.. کہاں ہیں وو دونوں؟؟؟ جواب دو..... تم جانتے ہو نہ ک ان دونوں لڑکوں ک پاسس ہمارے ہر کالے کارنامے کا ثبوت ہے وہ ایسے کیسے ہاتھ سے نکل سکتے ہیں؟؟

لالا.. وو ہاتھ سے نکلے نہیں ہیں بلکے سلطان نے مار ڈالا ہے...

اک کانپتی ہوئی آواز نے اپنی بات مکمل کرنی چاہی..

فرکان نے اپنی بات مکمل کر کے احمد جہانگیر کی جانب دیکھا..

چھتاخ....اک زوردار تھپڑ نے فرکان کو زمین پر گرنے پر مجبور کر دیا..

تمہاری لاپرواہی کی وجہ سے آج وہ دونو رحیم شاہ کے ہاتھوں لگ چکے ہیں تمہیں کیا لگتا ہے ک اب وہ ہمے چھوڑ دے گا؟

احمد جہانگیر غصّے سے چلا رہا تھا..

ڈھونڈو کوئی کمزوری کوئی ویک پائنٹ ان کا کوئی کچھ ب جو ہاتھ لگے اٹھا لو

وہ غصّے سے اگ بگولہ ہو رہا تھا اور تیش ک علم میں اپنی کرسی کو دور پھینکتے ہوے اندر کی جانب چلا گیا..

فرکان جو ابھی تک زمین پر پر تھا اٹھ کے شایان ک پاس آیا اور کہنے لگا... سلطان کے ہوتے ہوے کیا ان کی کمزوری ہمرے ہاتھ لگ سکتی ہے؟؟ ان دونو کا پکڑا جانا مطلب احمد جہانگیر کی قبر تیار ہو رہی ہ.....

کہتا ہوا وہ وہاں سے چلا یایا...

شایان جو کے ابھی تک بت بنا کھڑا تھا.. بس سوچ رہا تھا کے اب سلطان کے ہاتھوں مرنے کی بری اس کی ہے..

ایک جھر جھری لی کر وہ بھی وہاں سے رفو چکر ہو گیا....

صبح ہوتے ہی زور کے معمول کے مطبِق عشاء اپنے کام سے فارِغ ہو کر شفا انٹی کے کمرے میں ای...انٹی کیا اپ فری ہیں میں اندر اجاؤں..

ہاں عشاء اجاؤ...انٹی میں آپ سے کچھ بات کرنے ای تھی..

ہاں بولو عشاء کیا بات کرنی ہے

شفا انٹی نے نرم لہجے میں کھا..

انٹی وو در اصل میں آپ سے کہنا چاہتی تھی ک کیا ہنہ ک جانے تک میں یھاں روک سکتی ہوں؟؟

میرے ایسے چلے جانے سسے وو بہت پریشان ہو جائے گی.....

Clubb of Quality Content!

میری جان میں جنتی ہوں تم ہنہ کو بہت چاھتی ہو پر اس میں سچ میں ممیں کچھ بھی نہیں کر سکتی..

دو نئی انے والی بچیاں ان کے لئے روم خالی کرنا بوہت ضروری ہے بیٹا....

میں سمجھ سکتی ہوں انٹی....میں تو بس....

انٹی......میں اپ سے کچھ پوچھ سکتی ہوں؟عشاء نے مدھم آواز میں پوچھا..

ہاں بیٹا پوچھو...

شفاانٹی نے مسکرا کر جواب دیا...انٹی کیا اپ بتا سکتی ہیں مجے کچھ میرے ماں باپ ک بارے......

ابھی الفاظ اس ک منہ مے ہی تھے جب شفا انٹی ننے بات کاٹ کر کھا...

تم جانتی ہو نہ عشاء اس بارے میں ہم بات کر چکے ہیں....

میں جنتی ہوں انٹی پر اب تو میں یہاں سے جا رہی ہوں تو کیا اپ اب بھی مجے نہیں بتائیں گی؟؟

میں جاننا چاھتی ہوں انٹی....

وہ التجا کرنے ک انداز میں بولی تو شفا کے دل پر رکھا ہوا پتھر ہٹ گیا....

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد..شفا انٹی نے کچھ سوچتے ہوئے اس کی جانب دیکھا...

تم جاننا چاھتی ہو نہ ک تمہارے ماں باپ کون ہیں اگر سننے کی ہمت رکھتی ہو تو سنو....

"صنم....تمہاری ماں کا نام صنم تھا

جو میری سب سے اچھی دوست تھی میرا اس کے علاوہ اس دنیا میں کوئی نہیں تھا تم بلکل اپنی ماں پر گئی ہو اسی ک جسی خوبصورت آنکھیں..اسی ک جسے نقوش مجے تم میں صنم نظر اتی ہے

میں اور صنم..بہت سال پہلے پاکستان سے یہاں اے تھے..

تمہاری ماں وہ بہت اچھی لڑکی تھی..

عشاء"....... صنم اور ابراہیم ایک

دوسرے سے بہت پیار کرتے تھے..

تمہاری ماں اس کی محبت میں اتنی اگے نکل چکی تھی ک اپنے سارے قانون اور ساری حد بندیاں پار کر گئی تھی..

لیکن ابراہیم اس ک دل میں کچھ ور ہی تھا...

وہ تمہاری ماں کو بس اس کی خوبصورتی کی وجہ سے چاہتا تھا ور اس نے صنم کی محبت کا غلط فائدہ اٹھایا....

اپنی تسکین حاصل کرنے ک بعد اس نے صنم کو کبھی موڑ کر بھی نہیں دیکھا ور چلا گیا

.....

تمہاری ماں جو اس سے سچی محبت کرتی تھی اپنی ذات کا تماشا بنتا دیکھ نہ پائی......

تب میں نے یہ اورفن ایج کھولا...

تمہاری ماں تمہیں کھونا نہی چاہتی تھی کیوں کے تم اس کی سچی محبت کی واحد گواہ تھی

.....بنا شادی کی اک بچے کی ماں بننا ہر کسی کی نظر میں برا سمجھا جاتا ہے..

تمہاری ماں یہ سب برداشت نہی کر سکی...

شفا انٹی نم آنکھوں کو بار بار صاف کرتیں...

جس رات تم اس دنیا میں ای اس رات تمہاری ماں تمہے میرے گھرک بھر دستبین میں رکھ کر چلی گئی...

صبح جب میں نے دروازہ کھولا تو تم وہاپڑی ہوئی تھی ور ساتھ اک نوٹ تھا.. وو تمہاری ماں کا آخری نوٹ تھا...

شفا"اس دنیا میں اور کوئی نہیں جو اس کی حفاظت کر سکے اس لئے میں اسسے تمہارے پاس چھوڑک جا رہی ہوں میں جنتی ہوں تو اس کا خیال رکھو گی......آج میرا اس دنیا میں آخری دن ہے'.................................

اس نوٹ میں اسس سے زیادہ ور کچھ نہیں لکھا تھا....اس دن ک بعد تم یھاں ہو میرے پاسس......

وہ جو سامنے بیٹھی چہرے پر بنا کوئی تاثر لئے ساری کہانی سن رہی تھی اس سے اگے سننے کی ہمت نہ کر پائی اور ایک دم سے اٹھ ک باہر چلی گئی.......

شفا اسے جاتے ہوے دیکھ رہی تھی.وہ جانتی تھی کے یہ تلخ حقیقت سننے کے بعد اس کی کیا حالت ہو گی..

وہ سرڑیوں پر بنا کسی حس و حرکت کے اک بے جان سا جسم لئے اپنی زندگی کی حقیقت کو قبول کرنے کی کوشش کر رہی تھی.....

پر زیادہ در اپنے آنسوں کو روک نہ سکی ور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی..... کیا بس یہی ہے میری پہچان؟؟؟ کیا بس یہی ہوں میں؟؟؟

اک ناجائز...........

روتے ہوئے اس کی دماگ کی نس نس پھٹ رہی تھیں...

اپنی ذات کی حقیقت سن کر وہ کسی سے نظریں ملانے کی بھی ہمت نہی کر پا رہی تھی......

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اپنی پوری زندگی میں وہ کبھی بھی نہی روی تھی اور آج جسے وو بھرا ہوا دل وور کے ہوے آنسو سب نکل ے تھے.......

ایک درد کی شدت سے وہ اپنے اپ کو قابو نہی کر پا رہی تھی...

اس کی زندگی کی سب سے تلخ حقیقت.... جسسے اگر وہ نہ سنتی تو شاید ٹھیک تھا...

پر آج وہ اپنے اپ سے بھی نظریں نہیں ملا پا رہی تھی...

روتے روتے کب اس کی آنکھ لگ گئی اسسے بھی پتا نہیں چلا.....

موسم خوشگوار ہونے کی وجہ سے رحیم شاہ آج اپنے لان میں بیٹھا موسم کا مزہ لینے میں مصروف تھا جب اچانک آواز ای... حکم...

ہمم.....

بنا آنکھیں کھولے جواب دیا گیا. وہ اب کافی دنوں تک کوئی نیا شکار ہاتھ نہ انے کی وجہ سے سلطان کو وہی روکنا پڑ گیا ہے..

عیسیٰ سہمی ہوئی آواز مے اپنی بات پوری کرنی کی کوشش کر رہا تھا... ہمم...

جانتا ہوں میں اسسے جب تک وہ احمد کے جاسوسوں کو مار نہی دیتا واپس نہیں ے گا....

جانتا ہوں میں اپنے شیر کو... آواز میں ایک چمک لئے... وہ سلطان ک لئے خوش تھا...

میں اسے جیسا بنانا چاہتا تھا وہ بلکل ویسا ہی بن گیا... مجھے فخر ہے اس پے..

اک زوردار آواز ک اختتام پر رحیم شاہ نے عیسیٰ کو جانے کا اشارہ کیا..

ورو و پر پٹختا ہوا وہاں سے چلا گیا....

آج اور فن کیئر میں اس کا آخری دن تھا اور اک سنہری صبح نے اس کی آنکھ کھولی تو اس نے خود کو سرڑیوں پے سوتا پایا...

شیدرات وہ وہیں سو گئی تھی...

مسلسل سونے کی وجہ سے اسسے اپنا سر بہت بھاری لگ رہا تھا... وہ اپنا لڑکھڑاتا ہوا وجود سمبھلتی ہوئی..... اپنے روم میں ای تو ہنہ کا پریشان اور اداسس چہرہ دیکھ کر سمجھ گئی ک اسس ک جانے کی خبر اس تک پہنچ چکی ہے.....

تم جا رہی ہو؟؟؟

اک معصوم آواز جس میں بہت بہت درد بھرا ہوا تھا نے عشاء ک دل کو دکھی ہونے پر مجبور کر دیا....

ہنہ ادر اومیرے پاس بیٹھو..

ایک کرسی اپنے پاس کھینچ کر وہ ہنہ کو اس پی بیٹھا کر خود نیچے بیٹھ گئ..

میری بات گور سے سننا ہنہ...

تم جانتی ہو نہ ک میں یھاں زیادہ در نہیں رہ سکتی تم رول جانتی ہو نہ...

وہ تو شفا انٹی نے میرا بہت ساتھ دیا ور مجھے اب تک یھاں پر رکھا ہوا ہے پر اب مجھے جانا ہو گا...

مت جاؤ نہ...

معصوم سی آواز نے پھر سی اس کے دل میں خلش ڈال دی..

مجھے جانا ہو گا ہنہ پر میں تم سے ملنے آیا کرو گی...

سچ؟؟

ہنہ نے تھوڑے سے خوش پر اداس انداز میں پوچھا..

ہاں نہ میں جہاں بھی رہوں گی تم سے ملنے ضرور آیا کروں گی..

تب تک تمہیں اک بہت اچھی فیملی بھی مل جے گی......

ور اگر نہ ملی تو؟

آواز میں اس دفع دکھ تھا... کیوں نہیں ملی گی ہماری ہنہ اتی پیاری ور سویت ہ تمہیں تو دیکھتے ہی اپنے ساتھ لی جائیں گی دیکھنا...

تم سے زیادہ پیاری تو نہیں ہوں میں..

اب کی بار ہنہ نے خوش ہو کر جواب دیا.. جیسس پر عشاء کی مسکراہٹ نمایاں ہوئی..

چلو اب مجھ سے پرومس کرو کہ تم رو گی نہیں...

اگر تم پرومس کرو گی تو میں تم سے ملنے آیا کروں گی..

ور اگر نہی کرو گی تو نہای...

ہاں میں کروں گی..اک معصوم آواز ک ساتھ عشاء نے ہنہ کو زور سے گلے لگا لیا.....

آج مارکٹ میں پہلے سے زیادہ رش تھا اور عشاء اپنے لئے ضرورت کی چیزیں لینے ایک چھو ٹی سی شاپ میں ای..

ایک بیگ...ایک واٹر بوتل..ور چوٹی چوٹی چیزیں خریدنے لگی

وہاں سے اک دو ضروت کی چیزیں لے کر جب وہ پلٹی تو اک کالے رنگ کے

کوٹ میں ملبوس آدمی سے ٹکرا گئی..وہ گرنے ہی والی تھی کے اس شخص کے مضبوط

ہاتھوں نے اسسے گرنے سے بچالیا...عشاء نے چہرہ اٹھا کے اس کی جانب دیکھا تو..

اس کی بڑی بڑی آنکھیں مزید پھیل گیں...

تم تو وہی ہو نہ جو اس دن بھی مجھ سے ٹکرا گے تھے....

اک سوالیہ چہرہ لئے عشاء اب اس آدمی سے پوچھنے لگی جو اس دن سے اسس کا پیچھا کرنے

میں لگا ہوا تھا....اسسے دیکھتے ہی سلطان نے اپنے چہرے پر اک شیطانی مسکراہٹ سجای..

بہر حال یہ اک اتفاقیہ ملاقات تھی پر پھر بھی سلطان کو جو چاہی تھا وہ سامنے تھا...

کیا تم میرا پیچھا کر رہے ہو؟؟ عشاء نے اب غصّے سے پوچھا جس میں وہ مسکراہٹ مزید نمایاں ہوئی ور بگر کچھ بولے بس ووسن رہا تھا..

ونہیں جنتی تھی یہ شخص اسس ک ساتھ کیا کر سکتاہ اس لئے بنا ڈرے ور بنا کسی ہچکچاہٹ ک پوچھ رہی تھی.... تم میرا پیچھا کیوں کر رہے ہو؟؟

وہ اپنی انگلی اٹھا کر اس کی جانب کئے بنا ہچکھائے کہ رہی تھی..

جب اس پاس کھڑے لوگوں نے ان کی طرف نظریں جمائیں... تو عشاء نے وہاں سے جانے میں ہی بھلائی سمجھی..

....کہ کر...ideot

سامنے سے کوئی جواب نہ انے پر...... وواپنی چیزیں سمبھلتی وہاں سے جانے لگی.....

ووجو کچھ خریدنے کے لئے آیا تھا سب بھول کر اس کا پیچھا کرنے کے لئے جو نہی باہر نکل تو وواسسے کہیں بھی نظر نہیں ای...

اک پل میں اس نے چاروں طرف نظر گھمائی پر ووشاید جا چکی تھی... افسوس آج سلطان کی ہار کا دوسرا دن تھا.....

پتا نہیں کون تھا اور اسسے دیکھ رہا تھا جسے کھا ہی جائے گا وہ زیرے لب بڑبڑاتی ہوئی گھر کے اندر داخل ہو گئی.....

آج اور فن کیئر میں اس کا آخری دن تھا.. اپنی زندگی کے خوبصورت 19 سال اسس لڑکی نے یہاں گزرے تھے ہنستی، کھلکھلاتی اپنی زندگی کو ہر پل کھل کے جینے ولی لڑکی آج سب کو اداسس کی ہوئے جا رہی تھی.......

اپنا سامان پیک کرتے وقت جب اس کی نذر ہنہ پر پر تو وو بہت اداسس منہ بنائے اک کھڑکی سسے لگی بیٹھی آنکھوں میں آنسو لئے اسسے اپنا سامان پیک کرتے دیکھ رہی تھی. سامان کے نام پر اس کے پاسس کچھ کپرے ور اک لیپ ٹاپ تھا جنہیں تقریباً 5 منٹ میں پیک کر کے وہ ہنہ کے پاسس ائی.. اداسس مت ہو دوست..

اک مضبوط آواز میں کہتی ہوئی ہنہ کو زور سے گلے لگاتی ہوئی وو باہر اگئی جہاں سب اسسے الوداع کہنے کے لئے جمع ہوئے تھے..

سب کو اللہ حافظ کہتی وو شفا انٹی سے نظریں نہیں ملا پا رہی تھی....

اسس میں اس کا تو کوئی کسور نہیں تھا پر سزا تو اسسے ہی مل رہی تھی.

Clubb of Quality Content

اک آخری دفع ہنہ کو دیکھتی ہوئی وواور فن کیئر سے بھر نکل گئ..

اپنی زندگی کی سب سے خوبصورت یادیں ور اپنا بچپن ووسب چھوڑ ک اک نئ دنیا میں جا رہی تھی جہاں اس کا کوئی بھی مدد گار نہیں تھا. اسسے اب جو بھی کرنا تھا اپنے دم پر کرنا تھا.

سڑک پر چلتے چلتے وہ یہ سوچ رہی تھی کے اب وہ کہاں جاۓ گی؟؟ اس کا تو کوئی دوست نہیں ور نہ ہی کوئی جاننے والا... چلتے چلتے تھک کر وواک بنچ پر بیٹھ گئ ور آنکھیں بند کر کے سوچنے لگی....

اب کیا کرنا چاہیے؟؟

اتنے میں اک فقیر قریب اکر صدد ینے لگا... پیاری بیٹی کچھ کھانے کے لئے دے دو میں دودن سے بھوکا ہوں..

اللہ پاک تمہیں خوشیاں دیں گے....

خوشیاں..... یہ لفظ سوچ کر اس نے کہا..... وہ شاید میری زندگی سے چلی گئ ہیں......

پر اپنے بیگ میں ہاتھ ڈالا تو اک بریڈ کا ٹکڑا تھا جو اس نے اس فقیر کو دے دیا...

وہ اسے دعائیں دیتا ہوا وہاں سے چلا گیا...

ہلکی ہلکی شام نے اپنے پر پھیلے تو ترکی کی سڑکوں پر روشنیاں جگمگانے لگیں.. ہر طرف چہل قدمی ہونے لگی..

وہ اک اندھیری گلی میں اک بنچ پر بیٹھ گئی.. اس ک پاس تو اتنے پیسے بھی نہی تھے ک کسی ہوٹل میں کوئی روم رینٹ پر لے لے.. اور نہ ہی کھانے کے لئے..... بیار و مددگار وہ اپنی سوچنے کی صلاحیت کھو چکی تھی. کسی طرف سے کوئی بھی حل اس ک ذہن میں نہ انے پر اس کی آنکھوں میں آنسو اگے اور وہ بنا آواز کئے اپنے ضبط کو توڑتی ہوئی پھوٹ کر رو دی........ جب کے یہ سارا منظر گلی کے اندھیرے کونے میں کھڑے خود کو کالے رنگ کی ہڈ اور کالے رنگ کے لونگ کوٹ میں کوور کی ہوے وہ شخص بڑی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا..... اک دم سے اس کی آنکھوں میں اک دہشت کا سا سماں دکھائی دینے لگا اور اپنے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر ابی کچھ نکلنے ہی والا تھا کے اچانک دو آدمی عشاء کو دور سے دیکھ کر کچھ بول رہے تھے...

یہاں اکیلی بیٹھی ہو جانے من.....اوہمرے ساتھ چلو...اک ۳۰ سال کا آدمی ذرا اگے بڑھ کر بولنے لگا تو ڈری سہمی وہ لڑکی وہاں سے اٹھ کے جانے لگی. تو اس آدمی نے اس کا بازو پکڑ لیا عشاء نے اپنے اپ کو چھڑانے کی بھرپور کوشش کی لیکن اس آدمی کی مضبوط گرفت میں ناکام رہی..ور زور سے چلانے لگی...بچاؤ....بچاوو.......خدا کے لئے کوئی تو مدد کرو ..جو آج تنہا پہلی دفع اس ترا گھر سے بیارو مددگار نکلی تھی..یہ سب برداشت نہی کر پا رہی تھی..

کون ہو تم لوگ؟.......چھوڑ دو مجھے...خدا کے لئے....وہ منت کر رہی تھی اور ڈر کی وجہ سے اس کا پورا جسم کامپ رہا تھا...وہ شخص ایک ہاتھ میں شراب کی بوتل پکرے مدہوش آواز میں عشاء سسے مخاطب تھا..اس کے منہ سے شراب کی بو عشاء کو انتیھائی منحوس لگ رہی تھی..اور وہ مسلسل اپنے اپ کو چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی..پر وہ آدمی اسسے گھسیٹے اپنے ساتھ لی جانے لگا.

اچانک ایک طرف سے اک خنجر اڑتا ہوا آیا اور عشاء کا بازو پکرنے والے آدمی کے گلے میں لگا..بازو اب اس آدمی کی گرفت سے آزاد ہو چکا تھا..دوسرا آدمی جو بھاگ کر اپنے

ساتھی کی مدد ک لئے آیا،اس کے گلے سے نکلتا ہوا خون دیکھ کر ڈر گیا.. موڑ کے دیکھنے سے پہلے ہی سلطان نے اسے گلے سے پکڑ کر ایک کے بعد ایک مکا مارنا شرو کر دیا.. دوسرا آدمی اپنے گلے سے مسلسل خون نکلنے کی وجہ سے آہستہ آہستہ مر رہا تھا جب کے وہ اسے بھی موت دینے کے قریب تھا... عشاء جو یہ سب حیران ہو کر کھڑی بس دیکھ رہی تھی اک دم سے چلائی اور ڈر کے مارے کامپننے لگی.. اسے سمجھ نہیں ارہا تھا یہ سب کیا ہو رہا ہے.. سلطان کی آنکھوں میں گہری سرخی جسے دیکھ کر کسی کی بھی حالت پتلی ہو سکتی تھی پوری دہشت سے اس آدمی کو مارنے میں لگا ہوا تھا ایک ک بعد ایک وار... وہ اپنا کا پتا ہوا وجود ہلا بھی نہیں سکتی تھی مسلسل بنا آواز کے روی جا رہی تھی اک آدمی اس کی آنکھوں کے سامنے مر چکا تھا اور جب سلطان نے دسرے آدمی کو مارنے کے لئے اپنا خنجر ہوا میں لہرایا تو.. اک زوردار چیخ سے اس کا ہاتھ روک گیا.. مت کرو ایسے.... پلیز مت مارو... مت مارو.... وہ ڈرتے ہوے کانپتی ہوئی آواز میں کہہ رہی تھی. جب ک غصّے کی شدّت سے جب سلطان نے عشاء کی طرف دیکھا تو اس کی آنکھیں دیکھ کر وہ مزید ڈر گئی اور اپنا بے جان ہوا وجود گھسیٹ کر بھاگنے لگی.. بھاگتے ہوے وہ اتنا دور اگئی کے اسے وہ منظر دکھائی دینا بند ہو گیا.. اپنا اپ سمبھلتی ہوئی وہ ڈری سہمی لڑکی آج پہلی دفع اپنے اپ کو ڈر میں گھرا ہوا محسوس کر رہی تھی. وہ ڈری

سہمی سڑک پر تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی جا رہی تھی جب اسے اپنے پیچھے کسسی کے چلنے کی آوازا رہی تھی....

وو اپنے مضبوط قدم اٹھاتا ہوا اس کے قریب ارہا تھا.. اچانک ٹھوکر لگنے کی وجہ سے وہ زمین پر گر گئی اور وہ بلکل اس کے قریب اکر روک گیا.. ہمت کرک اپر دیکھنے پر عشاء کی آواز ہی نہ نکل پائی...... ک.. کون.... ہو تم... و... ارر.. تم میرا پیچھا کیوں کر رہے ہو...... بمشکل نکلتی ہوئی آواز سے اس نے اپنی بات مکمل کی...

ک.. کون... ہو... تو... تم... وہ رندھی ہوئی آواز سے بول رہی تھی...

اٹھو... اک مضبوط اور بھاری آواز گونجی...

پر وہ ڈر کے مارے بس زمین پر پڑی رہی.. اچانک سلطان نے اپنے مضبوط ہاتھوں سے پکڑ کر اسسے کھڑا کیا... ڈر کے مارے وہ کامپ رہی تھی..

ڈرنا بند کرو..

غصّے سے بولتا ہوا وہ اسسے اک دم سکت کر گیا... میں نے تمہاری جان بچائی اور تم بنا شکریہ ادا کئے بھاگ ای..... اب کے آواز میں غصہ تھوڑا کم تھا.....

Clubb of Quality Content

بتانا پسند کروگی کے رات کے اس وقت تم یہاں اکیلی کیا کر رہی ہو؟؟ اب کے آواز میں غصّے کی بجائے فکر تھی.. وہ میں.... بات اس کے حلق میں ہی رہ گئی..

ہمم؟؟؟ بتاؤ؟؟؟؟؟

وہ اپنے ای بر واچکا کر عشاء کو بغور دیکھ رہا تھا..

عشاء سہمی ہوئی بس اسے دیکھ رہی تھی...

وو پھر سے مضبوط آواز میں پوچھنے لگا... تم نے میرے سوال کا جواب نہی دیا؟؟ اس دفع عشاء نے ہمت کر کے کھا... کون ہو تم؟؟ ور میرا پیچھا کیوں کر رہے ہو؟؟ اب عشاء نے مضبوط آواز میں جواب منگا...

جو میں نے پوچھا اس کا جواب دو... آواز میں پھر سے وو ہی غصّہ تھا....

وو جو تھوڑی ہمت لے کے ای تھی پھر سسے سہم گئی...

تم... تمہے اسس سے کیا لینا دینا؟؟؟؟؟ عشاء بے فکری سے جواب دیا...

Clubb of Quality Content

میرا پیچھا کرنا چھوڑ دو.. جاؤ یہاں سے.. یہ کہتے ہوی وہ اگے بڑھنے لگی پر سلطان کی آنکھوں میں پھر سے وو سرخی دیکھ کر اپنے قدم نہ اٹھا سکی...

وہ سرخ ہوتی آنکھیں لئے اسسے بغور دیکھ رہا تھا...

کچھ در کی خاموشی کے بعد...

ٹھیک ہے.. جاؤ.. پر دوبارہ مدد مانگنے مت آنا... یہ کہ کر سلطان لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا...

عجیب آدمی ہے بنا مانگے مدد کی.. وراب کہ رہا دوبارہ مت... اف عجیب آدمی ہے وو زیرے لب بڑبڑائی اور اگے بڑھ گئی....

وہ اپنے دونوں بازو واپس میں بندھے...

بیگ کھندوں پر ڈالے ڈرتی ہوئی ادھر ادر دیکھی سڑک پر تنہا چل رہی تھی....

وہ اکثر باہر جاتی تھی.. پر اس ترھا نہیں جسے آج.. ایک پل کے لئے تو وہ بھول ہی گئی کے یہ کون سی جگہ ہے... وہ یہاں تو پہلے کبھی ای ہی نہیں...

کچھ در پہلے ہوئی کروائی پر وہ بہت در گئی تھی...

چلتے چلتے وہ ایک بینچ بیٹھ گئی وہاں کافی لوگ تھے..

صبح جب اس کی آنکھ کھلی تو وہ اک شیلٹر میں ایک بینچ پر لیتی ہوئی تھی. آنکھیں کھولتے ہے اسے بھوک محسوس ہوئی پر کھانے کے لئے تو پیسے نہیں ہیں... یااللہ اب تو ہی مدد کر... وہ کہتی ہوئی اٹھی ور پاس لگے ہوے واٹر کولر سے ہاتھ سے پانی پینے لگی...

کافی در چلنے ور کوئی جگہ ڈھونڈنے میں جب وہ ناکام ہوئی تو اک جگہ بیٹھ کر سوچنے لگی... اچانک یاد انے پر اس نے اپنا لیپ ٹاپ کھولا ور اپنا آن لائن چلنے والا کام دیکھا پر افسوس ک اس پر بھی کوئی رسپونس نہی آیا.. اس بینچ پر بیٹھے ہوے اسے نہ جانے کتنی در ہو گئی تھی پر وہ بنا حرکت کی بیٹھی رہی.. بھوک اب ستانے لگی تھی.. دور اک خالی بینچ پر بیٹھے ہوے اس مضبوط شخص کو اب اس پاگل لڑکی پر غصّہ ارہا تھا..

ضدی... ہمم... وہ دل ہی دل میں بڑبڑایا.. چلو دیکھتے ہیں کب تک ضد کرو گی... کہتا ہوا وہ آرام سے آنکھیں موندے بینچ کی پشت سے ٹیک لگے لیٹ گیا.. سلطان کو خود بھی نہیں پتا تھا کی وہ یھاں کیا کر رہا ہے آخر کیوں وہ اس کی مدد کرنے آیا؟؟؟؟؟؟اور کیوں یھاں پر بیٹھا

ہے؟؟؟؟ شاید وو کسسی مظلوم کی مدد کرنے آیا... یا پھر کسسی مشکل میں پھسے انسان کی مداد کرنے آیا.. یا یہ سب بس اک بہانہ تھا؟؟؟؟؟

وو بہت دیر تک سوچتی رہی پر کوئی حل نظر نہ آیا.. ور شام پھر سے اپنے پر پھیلانے لگی ور شام کو دیکھ کر عشاء پر پھر سے لرزہ طاری ہو گیا.. ور اسسے سب سوچنے کے بعد بس اک احل نظر آیا.. وہ آدمی... وو کون تھا؟؟ کیا مجے اسسے ڈھونڈنا چاہیۓ؟ اک دم اسسے خیال آیا،، نہیں... اسسے کل رات کا سین یاد آیا... نہیں وو کچھ بھی کر سکتا ہے.. پر اس نے مجھے بچایا .... اک ساتھ کئی سوچیں اس کے دماغ میں چل رہی تھیں.. پر بھوک اور ڈر کی وجہ سے وو اسسے ڈھونڈنے پر مجبور ہو گئی..

سڑک پر وو یوں ہی چل رہی تھی شاید کسسی کو ڈھونڈ رہی تھی...

اور ذرا فاصلے پر اپنے کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ بہت آرام سے اسسے دیکھ رہا تھا..

وہ اس طرح اس کا پیچھا کر رہا تھا کے خود عشاء کو ایک پل کے لئے بھی محسوس نہیں ہوا... کے کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے...

پتا چلتا بھی کیسے؟؟

وہ شخص تو اس کام میں ماہر تھا...

جاری ہے.......

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842